السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت مومنہ بے قرار کو زیارت قبور مطابق سنت رخصت ہے یا نہیں اور بعد وفات کے روح انسان کی چالیس روز تک ہفتہ وار آتی ہے یا نہیں یا تمام عمر آتی رہتی ہے اور بعد وفات کے نابالغ کی روح بڑھتی ہے یا نہیں۔ ینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت صابر ہے اور اس سے کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہیں ہے اور نہ اس امر کا خوف ہے کہ قبرستان میں جاکر روئے گی، چلائے گی اور بے صبری کی حرکتیں کرے گی تو اس کے لیے گاہے گاہے زیارت قبور مطابق سنت کے جائز و رخصت ہے اور اگر بے صبر ہے اور اس سے امر مذکور کا خوف ہے تو اس کے لیے جائز نہیں۔ نیل الاوطار میں ہے:

ترجمہ) ''قرطبی نے کہا قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر جو لعنت آئی ہے یہ بطور مبالغہ ہے اور قبرستان میں اکثر اوقات جانے والی عورتوں کے متعلق ہے کیونکہ اس سے خاوند کے حقوق ضائع ہوتے ہیں، بے پردگی ہوتی ہے، بعض دفعہ نوحہ کرنے لگتی ہیں اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر جائز ہے کیونکہ موت کی یاد کے لیے جیسے مرد محتاج ہیں ایسے عورتیں بھی محتاج ہیں اس سے دونوں طرح کی حدیثوں کی تطبیق ہو جاتی ہے۔''

(باقی رہا بعد مرنے کے انسان کی روح کا آنا یا نابالغ کی روح کا بڑھنا سو ان باتوں کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ واللہ اعلم حررہ ابو محمد عبد الحق اعظم گڑھی عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین

ہوالموفق:

مردوں کے واسطے زیارت قبور بالاتفاق سنت ہے اور عورتوں کی نسبت اختلاف ہے اکثر علماء کے نزدیک عورتوں کے لیے بھی زیارت قبور جائز و رخصت ہے اور بعض علماء کے نزدیک مکروہ ہے اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی زیارت قبور کی نسبت حدیثیں مختلف آئی ہیں جو اہل علم عورتوں کے لیے بھی زیارت قبور کو جائز بتاتے ہیں ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو ایک قبر کے پاس روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو (رواہ البخاری) اور آپ نے اس کو قبر کے پاس بیٹھنے سے منع نہیں فرمایا اور دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا سو تم لوگ قبروں کی زیارت کرو (رواہ مسلم) وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے اور تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی قبر کی زیارت کی تو ان سے کسی نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو زیارت قبور سے منع نہیں کیا ہے، انہوں نے کہا ہاں منع کیا تھا (مگر) پھر ان کو زیارت قبو کا حکم کیا (رواہ الحاکم) اور چوتھی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ جب میں قبر کی زیارت کروں تو کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ جب تو قبروں کی زیارت کرے تو کہہ السلام علی الدیا (الحدیث) (رواہ مسلم) اور پانچویں دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ ہر جمعہ کو اپنے چچا حمزہؓ کی قبر کی زیارت کرتی تھیں (رواہ الحاکم وھو مرسل) اور چھٹی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے باپ ماں دونوں کی یا ایک کی قبر کی زیارت ہر جمعہ کو کیا کرے تو اس کی مغفرت کی جائے گی اور وہ بار لکھا جائے گا (رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً) اور جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو مکروہ بتاتے ہیں ان میں بعض مکروہ بکراہت تحریمی کہتے ہیں اور بعض مکروہ بکراہت تنزیہی۔ ان لوگوں کی پہلی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (اخرجہ الترمذی وصححہ) اور دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ کو سامنے آتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کہاں سے آتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ اس میت کی تعزیت کو گئی تھی آپ نے فرمایا شاید تو جنازہ کے ہمراہ گئی یعنی قبرستان میں گئی تھی، انہوں نے کہا نہیں (اخرجہ احمد والحاکم وغیرہما) ان لوگوں کی یہی دو دلیلیں ہیں، علامہ قرطبی نے ان متعارض و مختلف احادیث کی جمع و توفیق میں جو مضمون لکھا ہے اس کا خلاصہ مجیب نے جواب میں لکھ دیا ہے اور علامہ شوکانی نے اس کو اعتماد کے قابل و لائق بتایا ہے اور بلاشبہ جمع و توفیق کی یہ صورت بہت اچھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم حافظ ابن حجر فتح الباری صفحہ 662 جزو 5 میں لکھتے ہیں:

ترجمہ) ''قبروں کی زیارت کے لیے عورتوں کے جانے میں اختلاف ہے اکثر کا یہ مذہب ہے کہ جب قبور کی زیارت کی اجازت ہوئی تو اس میں عورتوں کو بھی اجازت ہوگی بشرطیکہ زیادہ نہ جائیں اور وہاں جاکر بے صبری نہ کریں۔) رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو قبر کے پاس بیٹھے دیکھا تو اسکو منع نہ کیا، حضرت عائشہؓ اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی قبر پر زیارت کے لیے گئیں کسی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو قبرستان میں جانے سے روکا ہے، کہنے لگیں جب روکا تھا تو سب کو روکا تھا اور جب اجازت ہوئی تو عورتوں کو بھی ہوگئی۔ ابو اسحٰق نے مہذب میں کہا ہے کہ اجازت صرف مردوں کو ہوئی ہے، عورتوں کو نہیں۔ مانعین عبد اللہ بن عمر کی حدیث سے اور لعن اللہ زوارات القبو سے استدلال کرتے ہیں پھر مکروہ کہنے والوں میں سے بعض مکروہ تنزیہی کہتے ہیں اور بعض مکروہ تحریمی۔ قرطبی کہتے ہیں اگر عورت قبرستان میں زیادہ نہ جائے، نوحہ نہ کرے، مرد کے حقوق ضائع نہ کرے تو اس کو جانا جائز ہے ورنہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے جو زیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے یہ رخصت سے پہلے تھی جب رخصت ہوئی تو عورتوں مردوں کو ہوگئی اور عورتوں کے لیے جو زیارت مکروہ ہے وہ صرف بے قراراور بے صبری کی وجہ سے ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ نے بھی جب اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی قبر کی زیارت کی تو دردناک شعر پڑھے اور حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا جب میں قبرستان میں جاؤں تو کیا کہا کروں آپ نے دعا سکھلائی ان کو منع نہ کیا۔ حضرت فاطمہؓ حضرت حمزہؓ کی قبر پر ہر جمعہ کو جایا کرتی تھیں اور حدیث میں ہے کہ جو ہر جمعہ اپنے والدین کی قبر پر جائے اس کو بخش دیا جائے گا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے والا لکھا جائے گا۔'' واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبد الرحمٰن المبارکفوری عفاء اللہ عنہ۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص656

محدث فتویٰ